Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۹ رجمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۲۸ ہجرت ۱۳۵۶ ہش ۲۸ مئی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۱۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

ضعف کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۷ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نمازِ جمعہ جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کا قرآن کریم نے اچھوتے رنگ میں کیا مطلب اور مفہوم بیان کیا ہے۔ حضور نے بتایا کہ یہی الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی الہاماً نازل ہوئے تھے اور حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس الہام کے بعد اَن گنت طور پر اس کے پورا ہونے کے نشان ظاہر ہوئے۔ حضور نے قرآن کریم کی آیات (الزمر: ۳۷ تا ۳۹) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ میں استفہامی رنگ اختیار کیا گیا ہے اور ہر سوال کسی جواب کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں انسانوں کا ایک گروہ تو یہ تسلیم کرتا ہے کہ واقعی ہمارے لئے خدا تعالیٰ ہی کافی ہے ان کی رُوحوں کی یہی آواز ہوتی ہے کہ "مولا بس" قرآن کریم ایسے لوگوں کو ہدایت یافتہ قرار دیتا ہے لیکن ایک دوسرا گروہ ایسا بھی ہوتا ہے جو غیر اللہ کی طرف جھک جاتا ہے وہ عملاً اس کے جواب میں یہ کہتا ہے کہ ہمیں ماسوا اللہ کی بھی ضرورت ہے۔ قرآن کریم ایسے لوگوں کو ضال اور صراطِ مستقیم سے ہٹے ہوئے قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی قادرِ مطلق ہے اگر وہ کسی کو ضرر پہنچانا چاہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا اور جس پر وہ رحمت نازل کرنا چاہے اس میں بھی کوئی حائل نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر کامل توکّل کے مقام پر فائز ہوتے ہیں اور اس مقام کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہیں ان کی زندگیوں میں خواہ کتنے ہی ابتلاء اور جھٹکے آئیں ان کا یہی نعرہ ہوتا ہے کہ حسبی اللّٰہ یعنی اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے ہمیں اسی پر کامل بھروسہ ہے۔ اسی سلسلے میں حضور نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے سانحہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی بے نفسی اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکّل کے مقام کا ذکر کیا اور (باقی صفحہ ۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے

صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو انسان کو دیا گیا ہے اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا

"اب وقت تنگ ہے مَیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے۔ اسی طرح اَور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقعہ دیا گیا ہے یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ اِس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو نوعِ انسان کو دیا گیا ہے اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اِس موقعہ کو کھو دے۔

نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنا دے۔ اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ اور اس تعلیم پر جو مَیں پیش کر چکا ہوں عمل کرنے کے لئے کوشش کرو اور اس راہ پر چلو جو مَیں نے پیش کی ہے۔ عبد اللطیفؓ کے نمونہ کو ہمیشہ مدِّنظر رکھو کہ اس سے کس طرح پر صادقوں اور وفاداروں کی علامتیں ظاہر ہوئی ہیں یہ نمونہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے پیش کیا ہے"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۳ تا صفحہ ۲۶۴)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ ہجرت ۱۳۵۶ ہش
۲۸ مئی ۱۹۷۷ء

بیعت کا مغز اور اُس کی بنیادی اہمیت

مامور من اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت پانا انسان کی بہت بڑی خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ مامور من اللہ یا اُس کے کسی نائب کے ہاتھ پر بیعت فی الاصل خدا کی بیعت کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ ایسا شخص طوفانِ ضلالت کے وقت ایک لحاظ سے کشتیٔ نوح میں سوار ہو جاتا ہے اور اگر وہ بیعت کے عہد کو کمال خوش اسلوبی سے نبھانے میں کامیاب ہو جائے تو وہ بالآخر رضائے الٰہی کے ساحلِ مراد پر بخیریت تمام جا اُترتا ہے۔ برخلاف اس کے جو بیعت کرنے کے بعد بیعت کے عہد کو نبھانے کی فکر نہیں کرتا اور اپنی شومیٔ قسمت سے اسے توڑ ڈالتا ہے تو وہ بیعت کر لینے کے باوجود خسارہ میں رہتا ہے۔ اس لئے محض بیعت کو نہیں بلکہ بیعت کے عہد کو کمال مستعدی اور خوش اسلوبی سے نبھانے کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عہد بیعت کو پورا کرنے کی عظیم الشان برکات اور اُسے توڑنے کے وبال کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ۚ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝"

(الفتح آیت ۱۱)

ترجمہ: وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی اس عہد کو توڑے گا تو اس کے توڑنے کا وبال اسی کی جان پر پڑے گا اور جو کوئی اس عہد کو جو اُس نے خدا سے کیا تھا پورا کرے گا۔ اللہ اس کو اس کا بہت بڑا اجر دے گا۔

بیعت کے عہد کی جو فی الاصل خدا تعالیٰ سے کیا جاتا ہے بنیادی اہمیت کے پیش نظر یہ جاننا از بس ضروری ہے کہ بیعت کے عہد کو نبھانے کا طریق کیا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس امر کا ذکر کرتے ہوئے سورۃ "التوبہ" کی آیات ۱۱۱، ۱۱۲ میں بڑی وضاحت سے بتایا ہے کہ جو لوگ بیعت کا عہد باندھتے ہیں ان سے اللہ ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس وعدہ کے ساتھ خرید لیتا ہے کہ اگر وہ اپنے اس عہد کو نبھائیں گے تو انہیں وہ اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے گا لیکن اس عہد کو نبھانے کی توفیق صرف ان بیعت کنندگان کو ہی ملے گی جو توبہ اور استغفار سے کام لیتے ہوئے اپنی ہستی پر پورا پورا انقلاب وارد کریں گے اور گناہوں سے کلّی اجتناب اختیار کرتے ہوئے اسی ذوق و شوق سے نیکیاں بجا لائیں گے کہ گویا نئے انسان بن گئے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ بیعت کا عہد کرنے والوں کو اس حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ؕ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝"

(التوبہ آیات - ۱۱۱، ۱۱۲)

ترجمہ: (اے مومنو!) اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے کیا ہے (یعنی اللہ سے جنت کے بدلہ میں جانوں اور مالوں کا سودا) اور یہی وہ بڑی کامیابی ہے (جس کا مومنوں کو وعدہ دیا گیا ہے۔ لیکن یہ وعدہ ان لوگوں کے لئے ہے) جو توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں۔ خدا کی حمد کرنے والے ہیں۔ خدا کی راہ میں سفر کرنے والے ہیں۔ رکوع کرنے والے ہیں۔ سجدہ کرنے والے ہیں۔ نیک باتوں کا حکم دینے والے ہیں اور بُری باتوں سے روکنے والے ہیں۔ اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (اے نبی!) ایسے مومنوں کو تو بشارت دے دے (کہ فوزِ عظیم انہی کے لئے مقدر ہے)

اس سے ظاہر ہے کہ بیعت کی حیثیت ایک قشر کی ہے۔ اصل اہمیت اس کے مغز کو حاصل ہے۔ اور مغز وہ پاک تبدیلی ہے جو بیعت کے عہد کو کمال خوش اسلوبی سے نبھانے کے نتیجہ میں بیعت کنندہ میں رونما ہوتی ہے اور جو اسے تائید و نصرت الٰہی کا مورد بناتی ہے اور اسے دنیا اور آخرت میں جنت کا مستحق بنا کر اسے فوزِ عظیم سے ہمکنار کرنے کا موجب بنتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کا مغز حاصل کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں۔ وہ مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح ہوتے ہیں۔ جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردّی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہوں تو ہوں۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر وہ ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا تو اسے ڈرنا چاہیئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔ اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہیئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، اسلام کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔

یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں ہے۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آجاوے لیکن یہ ضروری امر ہے کہ موت ضرور ہے پس نرے دعوے پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت سی موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ گزرے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۶۷، ۱۶۸)

پس اصل چیز بیعت نہیں بلکہ بیعت کا مغز ہے اور یہ مغز عبارت ہے اس پاک تبدیلی سے جو بیعت کے نتیجہ میں بیعت کنندہ میں رونما ہونی چاہیئے۔ اگر کسی میں یہ تبدیلی رونما نہیں ہوتی تو اس کا بیعت کرنا محض بے فائدہ ہے۔ فوزِ عظیم کے وارث وہی لوگ بنتے ہیں۔ جو بیعت کرنے کے بعد اس کا مغز حاصل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔

قطعات

(مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب امین آبادی کے قطعات سے متاثر ہو کر)

نور کو منشور ہونا چاہیئے — ہر اندھیرا دور ہونا چاہیئے
جانِ مومن وادیٔ ایمن ہو گر — قلبِ مومن "طور" ہونا چاہیئے

یہ دلِ سیماب آسا دل حزیں دل — جہاں میں چین پائے بھی کہیں دل
اسے اک دل کی ہر دم جستجو ہے — وہی دل ہاں وہی "سدرہ نشیں" دل

دعا مومن کا تیرِ بے خطا ہے — دعا گوئی ہے مومن کی نشانی
ذرا وہ بھی کسی دن آزمائیں — جو کہتے ہیں اسے قصہ کہانی

(میجر منظور احمد ریٹائرڈ ساہیوال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا عظیم مقصد

(مکرم فضل احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ - ربوہ)

اللہ تعالیٰ بہت سی صفات کا مالک ہے اس کی ایک صفت قرآن کریم نے ربّ بھی بیان فرمائی ہے۔ ربّ کے معنے ہیں پالنے والا۔ تدریجی ترقی دینے والا۔ خدا تعالیٰ کی صفتِ ربّ کا اظہار مادی اور روحانی دونوں نظاموں میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس کائنات کی ہر شے تدریجاً ہی ترقی کرتی ہے۔ انسان، حیوان، درخت اور پودے سب اسی اصول کے تحت ہی نشوونما پاتے اور ترقی کرتے ہیں اور یہی صورت روحانی نظام میں بھی ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت میں کمال حاصل کرے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔

میں نے انسان کو صرف اسلئے پیدا کیا کہ وہ خالصتاً میرا عبد بنے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک جتنے بھی انبیاء آئے ان سب کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ وہ انسان کو اس کی پیدائش کی اصل غرض کی طرف متوجہ کریں اور تا انسان اپنے خالقِ حقیقی کو پہچان لے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے"

(ملفوظات جلد سوم ص۱۱)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی انسان پیدا ہوئے ان کو اپنے اپنے دائرہ استعداد کے مطابق شرعی احکام دیئے گئے۔ چونکہ دن بدن انسان کی استعدادوں میں ترقی ہو رہی تھی اس لئے خدا تعالیٰ نے حالات کے مطابق احکام نازل فرمائے۔ اور پھر وہ زمانہ بھی آ گیا جب انسان کامل طور پر نشوونما پانے کے قابل ہو گیا اور اس میں یہ استعداد پیدا ہوئی کہ وہ اپنی اصل حقیقتوں کو اجاگر کر کے انسانِ کامل کے مقام تک پہنچ جائے تب خدا تعالیٰ نے انسان کو ایک عظیم الشان شریعت سے نوازا جسے قرآن کریم کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اور چونکہ باقی سب مذاہب کا مقصد ایک عظیم اور عالمگیر مذہب کی راہ ہموار کرنا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اسلام کے سوا سب مذاہب کو باطل قرار دیا اور اسلام کو کامل مذہب قرار دیتے ہوئے یہ اعلان فرمایا:-

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

کہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر کامل شریعت نازل کر دی۔ چونکہ اب دین کامل اور شریعت مکمل ہے اسلئے اب دیگر ادیان کی سوائے اسلام کے حاجت نہیں رہی سو آج سے تمہارے لئے میرا پسندیدہ مذہب اسلام ہو گا۔

گویا مذہب اسلام کی آمد انسان کے کامل بننے کے لئے ایک عظیم بشارت تھی۔ جب خدا تعالیٰ نے اس مذہب کو کامل اور مکمل قرار دیا تو ساتھ ہی یہ بھی اعلان فرمایا کہ وہ اس مذہب کو تا قیامت قائم و دائم رکھے گا اور باقی مذاہب مٹا دیئے جائینگے چنانچہ فرمایا:-

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

(صف ع۱)

یعنی وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا وہ اس دینِ حق کو سب ادیان پر غالب کرے اگرچہ مشرک ناپسند ہی کریں۔

اگر خدا تعالیٰ جبراً لوگوں کو اس دین پر چلاتا تو بہت جلد سارے ادیان کو مٹا کر اسلام کو غالب کر سکتا تھا لیکن اس نے اپنی صفتِ ربوبیت کے مطابق اس عظیم الشان کام کے لئے بھی تدریجی ترقی کے سامان کئے۔ حضرت رسول اکرمؐ کو مبعوث فرما کر اس عظیم مشن کی بنیاد ڈالی۔ قرونِ اولیٰ میں اسلام نے کافی ترقی کی اور اس کا پیغام اکنافِ عالم تک پہنچ گیا لیکن اس کے بعد اسلام پر نہایت نازک دور آیا۔ اس میں بہت ضعف پیدا ہو گیا۔ اسلام پر عمل کرنے والے بجائے اسلام کی تبلیغ کے دوسرے مذاہب میں داخل ہونے لگے اور چاروں طرف سے اس دینِ حق پر حملے ہونے لگے۔ اسلام کی اس حالت کا نقشہ ایک انگریز (سٹاڈرڈ) نے ان الفاظ میں کھینچا ہے:-

"مذہب بھی دیگر امور کی طرح پستی میں تھا تصوف کے طفلانہ توہمات نے خالص اسلامی توحید پر پردہ ڈال دیا تھا مسجدیں ویران اور سنسان پڑی تھیں۔ جاہل عوام ان سے بھاگتے تھے اور تعویذ گنڈے میں پھنس کر فقیروں اور دیوانے درویشوں پر اعتقاد رکھتے تھے اور ان بزرگوں کے مزاروں پر زیارت کو جاتے جن کی پرستش بارگاہِ ایزدی میں شفیع اور ولی کے طور پر کی جاتی ..... قرآن مجید کی تعلیم نہ صرف پس پشت ڈال دی گئی بلکہ اس کی خلاف ورزی بھی کی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ مقاماتِ مقدسہ بداعمالیوں کے مرکز بن گئے تھے۔ فی الجملہ اسلام کی جان نکل چکی تھی۔ .... اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر دنیا میں آتے تو وہ اپنے پیروؤں کے ارتداد اور بت پرستی پر بیزاری کا اظہار فرماتے۔"

(اقبال نامہ ص۱۲۹ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول ص۳)

چونکہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو کامل دین قرار دیا تھا اور یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس دین کو سب ادیان پر غالب کرے اسلئے اس نے اس دین کی تجدید کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ آپ کے مشن کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ نوعِ انسانی کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت گاڑ دی جائے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے، جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔"

(لیکچر لاہور ص۴۷)

خدا تعالیٰ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کا ذکر قرآن کریم میں یوں فرماتا ہے:-

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(جمعہ ع۱)

یعنی خدا تعالیٰ نے اُمّیوں میں سے ایک رسول بھیجا جس کی بعثت کی چار اغراض ہیں (۱) تلاوتِ آیات۔ (۲) تزکیۂ نفس۔ (۳) تعلیمِ کتاب۔ (۴) حکمت۔ پھر فرمایا آپؐ آخرین میں بھی جو ابھی تک ان اُمّی لوگوں سے نہیں ملے ان چار اغراض کا قیام عمل میں لائیں گے۔ ظاہر ہے کہ حضورؐ دو طریقوں سے ان اغراض کو پورا کر سکتے تھے (۱) حضورؐ ایک لمبے عرصہ تک زندہ رہتے حتیٰ کہ آخرین کا زمانہ آجاتا (۲) یا آپؐ کا کوئی بروز آکر ان اغراض کو پورا کرتا۔ اس سوال کا حل خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی کر دیا۔ حدیث میں آتا ہے کہ صحابہؓ نے سوال کیا کہ یہ آخرین کون ہیں! اس پر حضورؐ نے فرمایا:-

لو کان الایمانُ معلقاً بالثریا لنالہٗ رجلٌ من فارس۔

یعنی اگر ایمان ثریا تک بھی چلا گیا تو ابنائے فارس میں سے ایک شخص اس کو دوبارہ واپس لائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل لوگ حقیقی ایمان سے محروم تھے۔ صرف زبان پر خدا کا نام تھا اس لئے ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ ابنائے فارس میں سے اُس شخص کو مبعوث فرماتا جس نے ایمانوں کو تازہ کرنا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اُسے بھیجا اور اس نے آکر بآوازِ بلند یہ کہا:-

"مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالمِ آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اُس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیحؑ نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ ضعفِ ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے سو مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علّتِ غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین کے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا۔ سو مَیں ان ہی باتوں کا مجدّد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۵۴ تا ۲۵۶ حاشیہ)

آپؑ نے وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کا مصداق اپنے اصحاب کو قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کسی نئے مشن کی بنیاد نہ تھی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو از سرِ نو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنا آپ کی بعثت کا مقصد تھا چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچاوے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ محمدٌ رسول اللّٰہ ہے۔"

(حجۃ الاسلام صفحہ ۱۲۔۱۳)

پھر فرماتے ہیں:-

"مَیں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے مَیں رُک نہیں سکتا کہ مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۶)

مَیں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
مَیں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
مَیں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا اثمار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمانوں میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں اور اسلام کی ترقی میں طرح طرح کی رکاوٹیں تھیں۔ خدا تعالیٰ نے حضورؑ کو اس لئے بھیجا تا ان رکاوٹوں کو دُور کیا جائے اور اسلام کا اصلی چہرہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ ان رکاوٹوں میں ایک بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ لوگ قرآن حکیم کی حقیقت سے غافل ہو گئے تھے اور اس کے پوشیدہ اسرار سے اطلاع تو درکنار اس کے ترجمہ سے بھی لوگ ناواقف تھے اور دوسری طرف ادیانِ باطلہ کا سخت زور تھا۔ وہ اسلام پر جارحانہ طور پر حملہ آور تھے۔ چونکہ مسلمانوں میں سے کوئی اس کا مقابلہ کرنے والا نہ تھا، اس لئے بعض مسلمان کہلانے والے عاجز آکر اپنی تعلیم کو بھی چھوڑ رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یہ اعلان فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے اور میرے ہی ذریعہ سے دینِ اسلام کی سچائی اور تمام مخالف دینوں کا باطل ہونا ثابت کر دے گا ...... میرے مقابل پر کسی مخالف کو تاب و تواں نہیں کہ اپنے دین کی سچائی ثابت کر سکے۔ میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میرے قلم سے قرآنی حقائق اور معارف چمک رہے ہیں۔ اُٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے۔ مَیں وہی ہوں جس کی نسبت یہ حدیث صحاح میں موجود ہے کہ اس کے عہد میں تمام ملتیں ہلاک ہو جائیں گی مگر اسلام کہ وہ ایسا چمکے گا جو درمیانی زمانوں میں کبھی نہیں چمکا ہو گا۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۲)

پھر فرماتے ہیں:-

"خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۲ حاشیہ در حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کو مخاطب کر کے یہ کہا کہ:-

"اگرچہ مَیں دنیا کے تمام نبیوں کا ادب کرتا ہوں اور ان کی کتابوں کا بھی ادب کرتا ہوں مگر زندہ دین صرف اسلام کو ہی مانتا ہوں کیونکہ اس کے ذریعہ سے میرے پر خدا ظاہر ہوا۔ جس شخص کو میرے اس بیان میں شک ہو اس کو چاہیئے کہ ان باتوں کی تحقیق کے لئے کم سے کم دو ماہ کے لئے میرے پاس آجائے مَیں اس کے تمام اخراجات کا جو اس کے لئے کافی ہو سکتے ہیں اس مدت تک متکفل رہوں گا میرے نزدیک مذہب وہی ہے جو زندہ مذہب ہو اور زندہ اور تازہ قدرتوں کے نظارہ سے خدا کو دکھلاوے۔ ورنہ صرف دعویٰ صحتِ مذہب ہیچ اور بلا دلیل ہے۔"

(مضمون جلسہ لاہور صفحہ ۶ منسلکہ چشمہ معرفت)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک جدید کی کم از کم شرح

مشاورت ۱۹۷۷ء کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے چندہ کی کم از کم سابقہ شرح دس روپے سالانہ کی بجائے چوبیس ۲۴/ روپے سالانہ منظور فرمائی ہے۔ جملہ مجاہدین جن کے وعدے اس نئی شرح سے کم ہیں اپنے امام ایدہ اللہ کے حضور مناسب اضافہ پیش کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ ہر جماعت میں سیکرٹری صاحب تحریک جدید اضافہ کی اسماواٰر فہرستیں جلد از جلد دفتر ہذا میں بھجوادیں تا بغرض دعا و منظوری حضور انور کی خدمت میں پیش کی جا سکیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

قائدین خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ جہاں وہ مجلس کا کام باقاعدہ سر انجام دیں، وہاں ماہانہ رپورٹ بھی بروقت مرکز میں ارسال فرماتے رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

یکم تا ۱۰ رجون عشرہ وصولی منائیں اور جملہ چندہ جات خدام الاحمدیہ اور چندہ سرائے خدمت کی زیادہ سے زیادہ وصولی کی بھرپور کوشش فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مرکزی سالانہ امتحانات

تمام مجالس کو اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات کے پرچے بھجوائے جا رہے ہیں۔ رسیدگی سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مقابلہ مضمون نویسی

امسال مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے۔ "سوانح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم — (شعب ابی طالب)" الفاظ ۳ ہزار سے ۵ ہزار تک۔ آخری تاریخ مقالہ وصول ہونے کی ۳۰ رجون ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فہرست تجنید اطفال

سال رواں کے چھ ماہ گزر چکے ہیں لیکن تا حال بعض مجالس کی طرف سے فہرست تجنید اطفال مرکز میں نہیں پہنچی۔ ناظمین / منتظمین اطفال فوری طور پر توجہ فرماتے ہوئے مجالس کی تجنید تیار کر کے مکمل صورت میں جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان تبدیلی نام

میں نے اپنا نام اصغری بیگم کی بجائے ناصرہ بیگم رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ مجھے میرے اس نئے نام سے مخاطب کیا جائے۔

(ناصرہ بیگم دختر بابو محمد بخش انبالوی مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ)

بجٹ سال ۷۷-۱۹۷۶ء سو فیصد پورا کرنے والی مجالس

مندرجہ ذیل مجالس نے اپنا بجٹ سال رواں خدا کے فضل سے سو فیصد ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کارکنان کو احسن جزا سے نوازے۔ آمین۔ ان مجالس کے نام دعا کی غرض سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ کوٹلی افغاناں، جوڑہ، ترسکہ بیاں، چک پٹھان، کوٹ تارڑ، سکھیکی منڈی، جھنگ شہر، شورکوٹ شہر، ۹۷ جنوبی جھنگ، چاہ کورووالا۔ ۳۳ج ب لائلپور، ۸۹ ج ب رتن، گوٹھ علی محمد، گوٹھ فتح دین باجوہ، گڑھ فضل آباد، گوٹھ امام بخش، قمر آباد، مورو، چک اے دوہ، دریاخان مری، ہوڑ، گوٹھ حاجی رسول بخش، محراب پور، بھریا روڈ، گوٹھ عطا محمد، نواز آباد فارم، نصرت آباد فارم، کورنگی ٹاؤن کراچی، سوسائٹی کراچی، کیجر ضلع شیخوپورہ

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پاکستان نیوی میں بھرتی

(بحوالہ پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۹ رمئی ۱۹۷۷ء)

پاکستان نیوی کی مختلف برانچوں کے لئے SAILORS کی بھرتی کے سلسلہ میں بھرتی کرنے والی Teams مقررہ تاریخوں پر دورے کریں گی۔ جن کی عمر ۵ رجولائی ۱۹۷۷ء کو ۱۸ تا ۲۱ سال (Regulating Branch) ۱۵½ تا ۲۰ سال (تمام برانچوں کے لئے سوائے Regulating & Artificer apprentices) اور ۱۵ تا ۱۹ سال (Artificer apprentice) ہو وہ جملہ تفاصیل مذکورہ تاریخ کے پاکستان ٹائمز یا قریب ترین ایمپلائمنٹ ایکسچینج یا ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ سے حاصل کریں۔

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

میری والدہ ماجدہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم مختصر علالت کے بعد ۲۴ رمئی ۱۹۷۷ء کو بوقت سوا پانچ بجے صبح اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! پونے چھ بجے شام مسجد مہدی گول بازار ربوہ کے قریب میدان میں محترم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(الطاف احمد۔ ڈان ریڈیو سروس۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد صاحب سید محمد محسن صاحب انسپکٹر وقف جدید بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین!

(سید محمد اکرم گردیزی دارالعلوم شرقی۔ ربوہ)

(۲) مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ کے پاؤں میں تین چار روز سے شدید تکلیف ہے۔ نیز مکرم محمد سلیم احمد صاحب کا لڑکا عزیز کلیم احمد چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (رانا مبارک احمد بہاولپور)

آج اتوار ہے
دانتوں کے معائنہ کا دن
اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں۔ مسوڑھے خراب ہوں۔ ان میں سے خون آتا ہے۔ دانتوں میں گھن یا دانت درد ہو تو فوری اور مستقل علاج کے لئے ہم سے رجوع کریں۔ دانتوں کی صحت و صفائی کا رسالہ ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔
کیور ہیڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ - فون ۴۰۶

قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وصول شدہ چندہ جات کی رقوم جلد بھجوائیں
مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر

اراکین مجلسِ عاملہ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کی قرار دادِ تعزیت

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر انتہائی غم و الم کا اظہار کرتا ہے۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دخترِ نیک اختر اور اللہ تعالیٰ کے متعدد خاص نشانات کی مظہر تھیں۔

آپ کی ولادت سے قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً یہ بشارت دی کہ "تُنَشَّأُ فِی الْحِلْيَةِ" یعنی زیور میں نشوونما پائے گی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کی یہ تشریح فرمائی کہ یہ دخترِ نیک اختر نہ تو خوردسالی میں فوت ہو گی اور نہ تنگی دیکھے گی۔ چنانچہ بعد اس کے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مبارکہ بیگم رکھا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں آپ کو "نواب مبارکہ بیگم" کے لقب سے سرفراز فرمایا اور اس خدائی بشارت کے عین مطابق آپ کی شادی ریاست مالیر کوٹلہ کے ایک نہایت درجہ مخلص اور فدائی احمدی (جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں حجۃ اللہ کا خطاب دیا تھا) حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ طے پائی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضؓ کا وجود تمام جماعت کے لئے ایک انتہائی قیمتی وجود تھا۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ کے متعلق اور بالخصوص حضورؑ کی پاکیزہ گھریلو زندگی کے بارے میں بہت سی قیمتی روایات کی امین تھیں۔ ذکرِ حبیبؑ کے موضوع پر آپ کے گراں قدر مضامین ایک خاص شان اور عظمت کے حامل ہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر میں ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بلند روحانی، علمی اور ادبی مقام اور آپ کے بے اندازہ فیوض و برکات اور احسانات تاریخ احمدیت میں ہمیشہ ہمیش یادگار رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کو یہ عظیم صدمہ صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے اور اس بزرگ ہستی کی وفات کے باعث جن برکات سے ہم محروم ہو گئے ہیں اپنے فضل سے انہیں ہم میں جاری رکھے۔ آمین

ہم جملہ اراکین مجلس انصار اللہ اس جانکاہ صدمہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، محترم نواب محمد احمد خان صاحب، محترم نواب مسعود احمد خان صاحب اور دیگر تمام افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ شریک ہیں۔ خدا تعالیٰ حضرت سیدہ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجلسِ زعماء انصار اللہ ربوہ کی تعزیتی قرارداد

ربوہ ــــ ۲۵ مئی ۱۹۷۷ء بعد نماز عصر زعماء انصار اللہ حلقہ جات ربوہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے وصال پر مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور کی گئی:۔

زعماء مجالس انصار اللہ حلقہ جات ربوہ کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر شدید غم و اندوہ اور حزن و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذرّیتِ طیّبہ کے ان مقدس افراد میں سے تھیں جنہیں صحبت سے مستثنیٰ قرار دے کر اِس دُنیا میں ہی جنّت کی بشارت سے نوازا گیا۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک گھریلو زندگی سے متعلق بہت سی روایات کی امین اور غریبوں، بیکسوں اور مساکین کا ملجأ و ماویٰ تھیں۔ بے سہاروں کو اپنی نیم شبی اور پُرسوز دعاؤں کے ذریعہ سہارا دیتیں اور اپنے محبّت بھرے اور قیمتی مواعظ سے انہیں حوصلہ عطا کرتیں۔ سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور جماعت کی فلاح و بہبود سے متعلق دعاؤں سے آپ کی زبان ہمیشہ تر رہتی۔ آپ کا وجود بڑی ہی عظمت و شان کا حامل تھا اور آپ کی وفات سے جماعت میں بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہاں آپکی رُوح پر بے شمار رحمتیں نازل کرے اور بلند سے بلند تر درجات اور اپنا قربِ خاص عطا فرمائے وہاں وہ اُن برکات کو بھی ہم سے منقطع نہ فرمائے جو آپ کی ذات والاصفات سے وابستہ تھیں۔

ہم اِس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترم نواب محمد احمد خان صاحب، محترم نواب مسعود احمد خان صاحب، محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ بیگم محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترمہ آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ بیگم محترم ڈاکٹر کرنل مرزا مبشر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے دیگر جملہ افراد کے ساتھ انتہائی افسوس اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اِن سب کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور خود ہی ان کا حافظ و ناصر اور مونس و غم خوار ہو۔ آمین

رضاکار معلمین کی تیسری کلاس

تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے جو تحریک فرمائی تھی اس کے تحت رضاکار معلمین کی تیسری کلاس یکم جون ۱۹۷۷ء سے انشاء اللہ شروع ہو رہی ہے۔

امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ براہِ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں میں خدام اور انصار کو اِس کلاس میں شامل ہونے کے لئے تحریک فرمائیں۔ اِس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی بہت محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں اسلئے ایسی جماعتیں جہاں معلمین کی ضرورت ہے وہ خاص طور پر اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اِس کلاس کے لئے بھجوائیں۔

اِس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق اپنے ساتھ لائیں نیز موسم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہو گا۔

مرزا طاہر احمد
ناظم ارشاد وقفِ جدید

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے عزیزم مرزا البشیر احمد قمر نے راولپنڈی کے پولی ٹیکنک کالج کے آخری امتحان میں ۲۳۰۹/۳۲۰۰ نمبر لے کر امتیازی کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیز نے بورڈ میں چوتھی اور کالج میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازتا رہے۔

(مرزا محمد حنیف ٹھیکیدار احمد نگر)

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں جماعت کے لئے دعائیں کرنے کی خاص توفیق دی اور پھر قبولیتِ دعا اور رؤیا و کشوف کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ حضور نے فرمایا ہر احمدی مرد اور عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کے نمونہ کو اختیار کرتے ہوئے ہر وقت دعائیں کرنے اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کی بجاآوری اور مخلوقِ خدا کی بے لوث خدمت میں مصروف رہے اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھے اور ہر حالت میں اسے ہی اپنے لئے کافی سمجھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق بخشے آمین +

درخواستِ دُعا

مکرم ملک محمد حیات صاحب نسوانہ سکنہ لولہ شریف ضلع جھنگ کا بچہ طاہر احمد بیمار ہے احبابِ جماعت سے اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد سعید کلیم۔ بیت القمر۔ محلہ دار العلوم غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴